

آخری زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال کیا ہیں۔ اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں؟

@Educastic.CSS.

آخری زندگی :-

اصطلاح میں آخری زندگی سے مراد ہے

کہ انسان کے مرتے کے بعد وہ فنا نہیں ہو جاتا بلکہ اسے دوبارہ زندہ کیا جاتا ہے اور اس کے حساب کے بعد اسے جنت اور دوزخ میں بھیجا جاتا ہے۔ جہاں جائز انسان کی آخری زندگی شروع ہوتی ہے جو کہ مستقل رہتی ہے، اسی پر انسان کی دنیاوی زندگی محض ایک دھوکہ ہے کیونکہ یہ زندگی عارضی ہے جبکہ آخری زندگی دائمی زندگی ہوگی اور کبھی ختم نہیں ہوگی۔ اس حوالے سے آج سے ارشاد فرمایا

”خدا کی قسم! آفرت کے مقابلے میں

دنیا کا مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی سمندر میں انگلی ڈبوئے اور جو کچھ اٹھتی رہ جاتا ہے۔“

آخری زندگی کے بارے میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے بے شمار مقامات پر قرآن مجید میں ذکر کیا جس سے اس کے انفرادی اور اجتماعی زندگی پر اثرات بھی واضح ہوتے ہیں۔

آخری زندگی کے بارے میں قرآنی استدلال :-

قرآن مجید میں آج مقامات پر آخری زندگی یعنی عقیدہ آخرت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکامات واضح طور پر نظر آتے ہیں۔ قرآن مجید آخری زندگی کے بارے میں استدلال (Arguments) پیش کرتے

ہوئے عقیدہ آخرت کی اہمیت کو واضح کرتا ہے، کیونکہ انسان کی دائمی زندگی کا انحصار عقیدہ آخرت پر بھی ہے۔ باقی عقائد کی طرح عقیدہ آخرت پر بھی انسان لانا بہت فروری ہے کیونکہ انسان بے شک دنیا میں جو کچھ بھی کرتا ہے اس کا احتساب آخرت کے دن ہوگا اور تبھی یہ مفید کیا جائیگا کہ اسکی آخری زندگی جنت میں گزرے گی یا دوزخ میں۔ آخری زندگی یعنی عقیدہ آخرت کے بارے میں قرآنی استدلال درج ذیل ہیں۔

1 - وقوع قیامت :-

دنیاوی زندگی کا اختتام پر قیامت واقع

ہوگی اور اس دن حضرت اسرافیلؑ صور پھونکیں گے اور ہر چیز

فنا ہو جائے گی۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا -

ترجمہ: اور پھر صور پھونکا جائے گا اور آسمانوں
اور زمین میں جو کچھ ہے فنا ہو جائیگا۔

(سورۃ النمر: 68)

درج بالا آیت کے ترجمے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ آخری زندگی کا تصور صحیح ہے۔

2 - بعث بعد الموت :-

ہر چیز کے فنا ہو جانے اور وقوع

قیامت کے بعد اللہ تعالیٰ دوبارہ حضرت اسرافیلؑ کو صور پھونکنے

کا حکم دیں گے اور جب وہ دوبارہ صور پھونکے گئے تو سب کچھ دوبارہ

زندہ ہو جائیگا۔ ہر ذی روح پھر دوبارہ زندہ ہوگی، اس کے بارے

میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا -

ترجمہ:- پھر صور دوبارہ پھونکا جائیگا تو سب کھڑے

ہوکر دیکھنے لگیں گے۔ (سورۃ النمر: 68)

اس آیت سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کو مرنے کے بعد اگلے

دوبارہ زندہ کرنے پر قادر ہے تاکہ انسان احتساب کے بعد اپنے آخری مرحلے یعنی آخری زندگی کی طرف روانہ ہو سکے۔

3. اعمال پر جزا اور سزا :-

جب تمام انسان اور جنات دوبارہ

زندہ ہو جائیں گے تو ان کا احتساب کیا جائیگا تاکہ ہر انسان کے اعمال کو تو لیا جائے اور ان کے اعمال کے مطابق اسے جنت یا جہنم میں بھیجا جاسکے۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

ترجمہ: "پھر جنہوں نے توبہ نہ کی وہ جہنم میں جائیں گے اور جو لوگ ایمان اور عمل صالح کے حامل ہیں وہ جنت میں جائیں گے" (سورۃ البروج: 11-10)

4. عقل کا تقاضا :-

آخری زندگی کا تصور 'انسانی عقل کا بھی

تقاضا ہے کیونکہ انسان ہمیشہ اس دنیا میں نہیں رہ سکتا۔ بالآخر اسے اپنی زندگی میں اپنے اعمال اور اس لیے یہ عقل کا تقاضا ہے کہ اسے انسان کا جسم میں پیدا ہونا چاہیے لیکن اس کی روح ہمیشہ زندہ رہے گی اور آخرت میں اس کو اس کے اعمال کے حساب سے جنت یا دوزخ میں بھیجا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

ترجمہ :- "ہے اللہ! لوگوں پر رحمت میں ہوں

گے اور دوزخ میں بھیجوں گے۔"

(سورۃ انفطار: 14-13)

5. عدل و انصاف کا تقاضا :-

عدل و انصاف کا تقاضا اور

آخری زندگی کا تصور، اپنی ہی سزا کے دوپہلو میں کیونکہ جب انسان

کو یہ یتہ ہو کہ یہ دنیا عارفی ہے تو اسے عدل و انصاف کے ولے کی
 اُعدید پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس دنیا میں بہت سے بُرے لوگ
 ایسے ہیں جن کے گناہوں کی سزا انہیں اسی دنیا میں نہیں ملتی
 اسی طرح کچھ نیک اور صالح لوگ بھی موجود ہیں جنہیں انکی نیکی
 کا صلہ اسی دنیا میں نہیں ملتا۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن
 مجید میں اخروی زندگی کے تقویر بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

**ترجمہ :- جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے
 کیا ہم ان لوگوں میں شامل کر دیں
 گے جو ملک میں منہاد برپا کرنے والے تھے؟ کیا ہم
 پیر یزگاروں کو بدکاروں کی طرح کر دیں گے؟
 (سورۃ ص: 28)**

**عقیدہ آخرت / اخروی زندگی کا انفرادی
 زندگی پر اثرات :-
 1- دنیا کی محبت سے نجات :-**

جب آپ مومن کا یہ عقیدہ
 ہو کہ دنیا کی زندگی عارفی ہے اور آخرت کی زندگی مستقل ہے تو وہ
 دنیا سے محبت کرنا چھوڑ دیتا ہے اور آخرت کی فکر کرنے لگتا ہے
 اس شخص کو دنیا کی محبت کُنا کی طرف راغب نہیں کرتی بلکہ
 دنیا کی محبت ہی سے الٹی پیدا کرتی ہے جیسا کہ ارشاد نبوی ہے۔

ترجمہ :- دنیا کی محبت جبرائی کی جڑ ہے (مسلم)

اسی لیے جو شخص اخروی زندگی کی تیاری کرتا ہے وہ کبھی بھی دنیا کی
 محبت میں مبتلا نہیں ہوتا۔ اس عمل سے اس شخص کی انفرادی زندگی

پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

2- احساس جو ابدی ہے:-

عقیدہ آخرت پر ایمان لانے کا سبب سے ایہم انفرادی اثر یہ ہوتا ہے کہ انسان کو ہر وقت احساس جو ابدی رہتا ہے کیونکہ اسے پتہ ہوتا ہے کہ بالآخر اس نے آخرت میں اپنے اعمال کا حساب دینا ہے اسی لیے وہ ایسے ایسے اعمال سے اجتناب کرنے لگ جاتا ہے اور اچھائی کے کام کرنے کو ترجیح دیتا ہے۔ اس حوالے سے ارشادِ باری تعالیٰ ہے:-

ترجمہ: "اور جان رکھو کہ تمہیں اسکے پاس حافر ہونا ہے"
(سورۃ البقرہ: 223)

3- خوفِ خداوندی:-

اخروی زندگی کے تصور کی وجہ سے ہی انسان

میں خدا کا خوف پیدا ہوتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے رشتے کو مضبوط کرتا ہے تاکہ اس خدا کے سامنے جب وہ حاضر ہو تو سزاوار نہ ہو بلکہ سرخرو ہو۔ اس حوالے سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

ترجمہ: اور جو اللہ کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اس کے لیے رحمت میں (دو باغ ہیں۔
(سورۃ الرحمن: 46)

4- بہادری و سرفروشی:-

جب ایک مومن کا پختہ ہو جائے

ہوتا ہے کہ اسے اللہ کے سامنے پیش ہونے کے بعد اخروی زندگی گزارنی ہے تو وہ دنیا میں کسی چیز کا سامنا کرنے سے نہیں گھبراتا۔ وہ بہادری و سرفروشی سے دنیا کا مقابلہ کرتا ہے اور موت کو اپنے لیے ایک تحفہ سمجھتا ہے کیونکہ موت کے بعد اسے اپنے اللہ کا دیدار نصیب

ہونے کی اُمید ہوتی ہے۔ ارشادِ باری ہے۔

موت مومن کے لیے تحفہ ہے۔ (الحديث)

5۔ باری تعالیٰ سے ملاقات کا یقین :-

جو شخص عقیدہ آخرت

پر ایمان لے آتا ہے اُسے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا یقین ہوتا ہے اور وہ ہر کام کو شکر کرتا ہے کہ جب وہ اپنے خدا سے ملے تب اُس کا نامہ اعمال داخل ہوا ہے۔ اس یقین کی وجہ سے انسان کی انفرادی ناکامی میں توازن قائم ہوتا ہے اس حوالے سے اللہ تعالیٰ فرمایا۔

ترجمہ :- جو شخص اللہ سے ملنے کی اُمید رکھتا ہو تو

اس کا معین وقت فرور آئے گا۔

(سورة العنكبوت: 05)

6۔ تصور جزا و سزا :-

آخری زندگی پر ایمان لائے

انسان اپنی انفرادی زندگی میں جزا اور سزا کا تصور صحیح سمجھنے

سکتا ہے اور اُسے اس پر عمل کا یقین ہو جاتا ہے کہ دنیا میں لڑائی

عمل آخرت کے روز گناہوں اور نیکی اور بدی کا بدلہ بھی دیا

جائے گا۔ اس حوالے سے سورہ آئینی اسرائیل میں اللہ تعالیٰ

نے فرمایا۔

ترجمہ :- اور جو کوئی نیک کام کرے گا وہ خود کی ذات

کے لیے کرے گا اور جو بُرے کام کرے گا اس کا

بوجھ بھی وہی آئے گا (سورة بنی اسرائیل: 07)

ایک اور جگہ پر اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔

ترجمہ: اور کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔
(بنی اسرائیل: 15)

عقیدہ آخرت آخری زندگی کے اجتماعی زندگی
پر اثرات:

1۔ اخوت و بھائی چارہ:-

جب کسی معاشرہ میں رہنے والوں کا

یہ پختہ یقین ہو کہ یہ زندگی سارنی ہے تو وہ اس دنیا میں لوگوں

سے اخوت و بھائی چارے کا مظاہرہ کرتا ہی خود کے لیے بہتر سمجھتے

ہیں کیونکہ دنیا میں اخوت و بھائی چارے کا مظاہرہ کرنا بھی انسان

کو آخرت کے عذاب سے بچاتا ہے۔ اسی لیے انسان اپنی آخری

زندگی کی بہتری کے لیے اجتماعی طور پر اچھے کام کرنا ہے اللہ تعالیٰ

ع سورۃ العنکبوت میں اس حوالے سے فرمایا۔

ترجمہ: اور دنیا کی زندگی تو محض کھیل اور
تماشہ ہے اور دائرِ آخرت ہی اصل زندگی ہے۔
(سورۃ العنکبوت: 64)

2۔ عفو درگزر:-

ایک مومن کو جب آخری زندگی کا یقین

ہو جاتا ہے تب وہ اللہ کی عفت کو یاد کرتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ

تمام لوگوں کے گناہ معاف کر دیتا اور یہ عفت ہے عفو درگزر۔

لہذا انسان اپنے منہ سے ہلکے اجتماعی پتھریلی کے لیے عفو درگزر

یہ کام لپنا شروع کر دیتا ہے اور غلط چیزوں پر لوگوں کی اصلاح کرنا شروع کر دیتا ہے۔ رسولوں کو معاف کر کے انسان دراصل اپنی آخرت کو سنوار رہا ہوتا ہے، اس حوالے سے نبی کریمؐ نے فرمایا۔

دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

3- ایفائے عہد:-

عقیدہ آخرت معاشرے میں وعدہ پورا

کرنے اور عہد نبھانے کی صفات پیدا کرتا ہے کیونکہ عقیدہ آخرت سے انسانوں میں یہ ڈر پیدا ہوتا ہے کہ اگر آج وہ کسی معاملے

میں ایسے وعدہ کا پاس نہیں رکھیں تو عقیقت کے روز

آئیں، اس چیز کے لئے جو اب وہ ناپڑے گا لہذا انسان پر

حکم کی کوشش کرتا ہے کہ اپنی ذمہ داری پوری کرے

حضرت عمرؓ جب خلیفہ وقت تھے تب انہوں نے فرمایا کہ اگر

دریا ئے فرات کے کنارے ٹوٹی بکری کا بچہ بھی بھوک

سے مر گیا تو اسکی ذمہ داری بھی پرنے لگے۔

4- امداد باہمی :-

خوف خدا جو کہ عقیدہ آخرت

سے پیدا ہوتا ہے انسان میں یہ جذبہ پیدا کرتا ہے کہ اسے

اللہ کی راہ میں اپنی جان و مال کو قربان کرنے سے نہیں ڈرنا

چاہیے کیونکہ اسکی یہ باتی آخرت میں اس کے لیے بخشش

کا سبب بنتی ہے اور آخرت کے روز وہ اسی امداد باہمی

کی خوبی کی وجہ سے جنت میں اپنی اُخروی زندگی گزارے گا

اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا

ترجمہ: یہ تو اپنے اموال بھی اللہ کی راہ میں

فرج کر دیتے ہیں (سورۃ البقرہ: 262)

5- انقلابی نقطہ نظر کا فروغ :-

عقیدہ آخرت کو حقیقی

معنوں میں تسلیم کر لینے والے صوفیوں کا دنیاوی زندگی کے بارے میں نقطہ نظر انتہائی واقع اور حقیقت پسندانہ ہو جاتا ہے وہ دنیا کو آخرت کی کھیتی سمجھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

ترجمہ :- اور میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

(سورۃ الزماریت: 56)

Good structure and presentation.

درج بالا بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ

اس دنیا میں انسان کو یہ وہ عمل کرنا چاہیے جس سے اُسکی

آخری زندگی پر سکون پسند ہو سکے اور اللہ کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے جو اُسے جہنم کے نزدیک کر دیتے ہیں۔ آخری زندگی کے

انسان زندگی پر انفرادی اور اجتماعی اثرات، اس بات کی

واقعہ دلیل ہیں کہ اتفاقاً قائد کی طرح عقیدہ آخرت

پر ایمان لانے سے انسان کی زندگی کی طرف راغب ہوتا ہے

اور اُسکی دینی اور آخری زندگی، دونوں زندگیاں خوشحالی

سے پسند ہوتی ہے اور قیامت کے روز وہ خدا کے ساتھ سرخرو